فتوی نمبر:AB032

تاریخ:22دسمبر2020

بسم اللہ نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوتر مل اسٹاپ لاہور، پاکستان
Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کسی کے مشہور عیب کوپَسِ پُشت(پیٹھ پیچھے)بیان کرناغیبت ہے یانہیں؟

سائل: محمد عاکف(فیصل آباد، پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

غیبت سے مراد اپنے زندہ یامردہ مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے پوشیدہ عیوب کو(جن کا دوسروں کے سامنے ظاہر ہونااُسے ناپسند ہو)اس کی برائی کے طور پر ذکر کیا جائے،اور اگر وہ بات اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔غیبت بہت سخت گناہ ہے یہاں تک کہ اسے اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی،جب کسی اجنبی یازندہ شخص کا گوشت کھاناہم انتہائی برا سمجھتے ہیں تو اپنے ہی مردہ بھائی کا گوشت کھاناکس قدر سخت ہو گا۔العیاذباللہ تعالیٰ

جس طرح غیبت کرناگناہ اسی طرح سننا بھی گناہ ہے،ہاں اگر کوئی شخص غیبت کرنے والے کو فوراغیبت کرنے سے منع کردے تو گناہ گار نہیں،اوراگر منع کرنے پر قادر ہو تو منع کرے یا گفتگو کا موضوع بدلنے کی کوشش کرے،یااٹھ کر چلاجائے،اوراگر کسی بھی طرح غیبت سننے سے بچناممکن نہ ہو تو کم ازکم اسے دل میں ضرور بُراجانے۔

البتہ جس کی بُرائی سے لوگوں کو نقصان پہنچنے کا خَدشہ ہو تو دوسروں کواُس سے بچانے کیلئے بَقَدرِ ضَرورت صِرف اُسی بُرائی کا تذکرہ کرناجائزہے۔مثلاً جو تاجِر دھوکے سے ملاوٹ والا مال بیچتا ہو اُس سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے اُس کے اُس ناقِص مال کی نشاندہی کرنا۔اورجو شخص اعلانیہ گناہ کرتاہو مثلاًچوری،ڈکیتی،دھوکہ دینا،جُوَے کے اڈے چلانا،کھل عام شراب پینااورداڑھی منڈانایاایک مٹھی سے گھٹانا وغیرہ اوران برائیوں کے ذکرپرناگواری بھی محسوس نہ کرتاہو جیسا کہ آج کل بعض لوگ اپنی برائیوں پر چرچاہونے پر بجائے رنجیدہ ہونے کے فخر محسوس کرتے ہیں توان کی صرف اسی برائی کاتذکرہ کرسکتے ہیں،لیکن اس کے دیگر خفیہ عیوب کوبیان کرنے کی اجازت نہیں،یہ بھی اس وقت ہے کہ جب اس برائی کے تذکرے سے لوگوں کواس کے شر سے بچانامقصود ہویاایسے شخص کے سامنے بیان کرناجواس کی اصلاح کرسکتاہو جیسے پیر،والدین یااستاذوغیرہ تواگرچہ شرعاًیہاں غیبت کی اجازت ہے لیکن بچنابہتر ہے۔بالخصوص جبکہ اس کے اس عیب کوبیان کرنے میں مقصد اپنی دلی بھڑاس نکالناہو۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے : ''وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ"۔ ترجمہ: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہو گا۔

(پارہ26، سورۃ الحجرٰت:12)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "شبه المغتاب بآكل لحم اخيه ميتاً اذاهو اقبح من الاجنبي ومن الحي، فكمايحرم لحمه يحرم عرضه، قال ﷺ: كل المسلم على المسلم حرام، دمه وماله وعرضه" رواه مسلم وغيره"۔ ترجمہ: غیبت کرنے کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کی تشبیہ دی گئی کیونکہ کسی اجنبی یا زندہ شخص سے مردہ بھائی کا گوشت کھانا زیادہ قبیح ہے، پس جیسے مسلمان کا گوشت حرام ہے اسی طرح اس کی عزت بھی حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل في البیع، جلد9، صفحہ586، دارعالم الکتب: ریاض)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسولِ اکرم صلي اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: "اتذرون ماالغيبة؟ قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: ذكرك اخاك بمايكره، قيل: افرايت ان كان في اخي مااقول؟ قال: ان كان فيه ماتقول فقداغتبته، وان لم يكن فيه فقدبهته"۔ ترجمہ: "تمہیں معلوم ہے غیبت کیا چیز ہے؟" لوگوں نے عرض کی: "اللہ ورسول عزوجل وصلي اللہ علیہ وسلم کو اس کا بہتر علم ہے۔" ارشاد فرمایا: "غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کہو جو اسے بری لگے۔" کسی نے عرض کی: "اگر میرے بھائی میں وہ برائی موجود ہو تو اس کو بھی کیا غیبت کہا جائے گا؟" ارشاد فرمایا: "جو کچھ تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہو جبھی تو غیبت ہے اور اگر تم ایسی بات کہو جو اس میں موجود نہ ہو تو یہ بہتان ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الغیبۃ، جلد2، صفحہ1202، حدیث:2589، دار طیبہ: ریاض)

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایَت فرماتی ہیں: میں نے نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم ﷺ سے عرض کی: "حسبك من صفية كذاوكذا، قال: غيرمسدد، تعني قصيرة، فقال: لقدقلت كلمة لومزجت بماء البحر لمزجته" ترجمہ: صَفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ایسی ہیں ایسی ہیں یعنی پَستہ قد ہیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تم نے ایسا کلمہ کہا (یعنی ایسی بات کہی) کہ اگر سمندر میں ملایا جائے تو اُس پر غالب آجائے۔"

(سُنَنِ ابوداود، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، جلد7 صفحہ237 حدیث 4875، دارالرسالۃ العالمیہ: دمشق)

یعنی کسی پَست قد کو بھی پَستہ قد، ناٹا، ٹھگنا کہنا غیبت میں داخِل ہے، جبکہ بِلاضَرورت ہو۔ اور اگر اس کی شہرت ہی اسی کیساتھ ہو تو حرج نہیں۔ چنانچہ ریاضُ الصَّالحین "میں ہے:

"فاذاكان الانسان معروفاًبلقب، كالاعمش والاعرج والاصم والاعمى والاحول وغيرهم، جازتعريفهم بذلك، ويحرم اطلاقه على جهة التنقص، ولوامكن تعريفه بغيرذلك، كان اولىٰ"۔ یعنی کوئی شخص اَعمش (جس کی نظر کمزور ہو) اَعرَج

(لنگڑے) اَصَم (بہرے)، اَعْمٰی (اندھے)، اَحوَل (بھینگے) کے لقب سے مشہور ہے تُو اس کی معرفت و شناخت (یعنی پہچان) کے لیے ان اَوصاف و علامات کے ساتھ ذکر کرنا جائز ہے مگر تَنقیص (یعنی خامی بیان کرنے) کے ارادے سے ان اَوصاف کے ساتھ تذکِرہ جائز نہیں۔ اگر (خامی بھرے) لقب کے بِغیر پہچان ہو سکتی ہو تو بہتر یہ ہے کہ لقب بیان نہ کرے۔

(الفوائد المترعہ شرح رِیاضُ الصّالحین للنَّوَوی: کتاب الادب: باب ما یباح الغیبۃ، جلد6، صفحہ 244، ادارۃ العامۃ للاوقاف: قطر)

در مختار میں غیبت کی تعریف اس طرح کی گئی: "الغيبة ان تصف اخاك حال كونه غائباً بوصف يكرهه اذا سمعه"۔ ترجمہ: اپنے مسلمان بھائی کو ایسی بات کیساتھ موصوف کرنا جسے وہ سنے تو ناپسند کرے غیبت کہلاتا ہے۔

(در مختار، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل في البیع، جلد9، صفحہ 587، دار عالم الکتب: ریاض)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے غیبت کی تعریف اس طرح بیان کی ہے: کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو (جن کا دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا اُسے ناپسند ہو) اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے۔ (بہارِ شریعت: جلد3 حصّہ16، صفحہ 532، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

ردالمحتار میں ہے: "ان المستمع لا يخرج من اثم الغيبة الا بان ينكر بلسانه، فان خاف فبقلبه، وان كان قادراً على القيام او قطع الكلام بكلام آخر فلم يفعله لزمه، كذا في الاحياء"۔ غیبت کا سننا بھی گناہ ہے سوائے اس کے کہ اپنی زبان سے اس پر انکار کرے (یعنی غیبت کرنے والے کو غیبت کرنے سے منع کرے) تو اگر (غیبت کرنے والے سے) خوف ہو تو اپنے دل میں برا جانے، اور اگر وہاں سے کھڑے ہو جانے یا بات کو موضوع تبدیل کرنے پر قادر ہو پھر بھی نہ کرے (بلکہ چپ چاپ غیبت سنتا رہے تو اسے اس کا گناہ) لازم ہے۔ اسی طرح احیاء العلوم میں ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل في البیع، جلد9، صفحہ 588، دار عالم الکتب: ریاض)

ردالمحتار میں ہے: "وفی تنبيه الغافلين للفقيه ابی الليث: الغيبة على اربعة اوجه:

فی وجه: هی كفر بان قيل له لا تغتب فيقول ليس هذا غيبة لانی صادق فيه، فقد استحل ما حرم بالادلة القطعية، وهو كفر۔

وفی وجه: هی نفاق: بان من لا يسميه عند يعرفه، فهو مغتاب ويری من نفسه انه متورع فهذا هو النفاق۔

وفی وجه: هی معصية: وهو ان يغاب معينا ويعلم انها معصية فعليه التوبة۔

وفی وجه: هی مباح: وهو ان يغتاب معلنا بفسقه او صاحب بدعة، وان اغتاب الفاسق ليحذره الناس يثاب عليه لانه من النهی عن المنكر۔ اھ۔ یعنی فقیہ ابو اللیث نے فرمایا کہ غیبت چار 4 قسم کی ہے:

ایک کفر اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص غیبت کر رہا ہے اس سے کہا گیا کہ غیبت نہ کرو۔ کہنے لگا یہ غیبت نہیں میں سچا ہوں، اس شخص نے ایک حرام قطعی کو حلال بتایا۔

دوسری صورت نفاق ہے کہ ایک شخص کی برائی کرتا ہے اور اس کا نام نہیں لیتا مگر جس کے سامنے برائی کرتا ہے، وہ اس کو جانتا پہچانتا ہے، لہٰذا یہ غیبت کرتا ہے اور اپنے کو پرہیز گار ظاہر کرتا ہے، یہ ایک قسم کا نفاق ہے۔

تیسری صورت معصیت ہے وہ یہ کہ غیبت کرتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ یہ حرام کام ہے ایسا شخص توبہ کرے۔

چوتھی صورت مباح ہے وہ یہ کہ فاسق معلن یا بدمذہب کی برائی بیان کرے، بلکہ جبکہ لوگوں کو اس کے شر سے بچانا مقصود ہو تو ثواب ملنے کی امید ہے، کیونکہ یہ برائی سے روکنا ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل في البیع، جلد9، صفحہ586، دار عالم الکتب: ریاض)

فرمانِ مصطفٰے ﷺ ہے: "اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس اذکروا الفاجر بمافیه یحذره الناس"۔ ترجمہ: کیا فاجِر کے ذکر سے بچتے ہو اس کو لوگ کب پہچانیں گے! فاجِر کا ذکر اس چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے تاکہ لوگ اس سے بچیں۔

(نوادرالاصول للترمذی: الاصل السادس والستون والمائۃ فی ذکر الفاجر، جلد2، صفحہ 257، دارالجیل: بیروت، لبنان)

اسی حدیث کی بناء پر علماء اسلام فرماتے ہیں کہ جس کی بُرائی سے نقصان پہنچنے کا خَدشہ ہو تو دوسروں کو اُس سے بچانے کیلئے بِقَدرِ ضَرورت صِرف اُسی بُرائی کا تذکِرہ مَثَلًا جو تاجِر دھوکے سے ملاوٹ والا مال بیچتا ہو اُس سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے اُس کے اُس ناقِص مال کی نشاندہی کرنا۔ چنانچہ علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"واذاکان الرجل یصوم ویصلی ویضر الناس بیده ولسانه، فذکره بمافیه لیس بغیبة، حتی لو اخبر السلطان بذلک لیزجره لااثم علیه، وکذالوذکر مساوی اخیه علی وجه الاهتمام لایکون غیبة، انماالغیبة ان یذکر علی وجه الغضب یریدالسب، کماتکون الغیبة باللسان صریحاً تکون ایضاً بالفعل وباالتعریض وبالکتابة وبالحرکةوبغمزالعین والاشارة بالید وکل مایفهم منه بالمقصودفهوداخل فی الغیبة وهوحرام"۔ جب کوئی شخص نمازوروزہ بھی کرے اور لوگوں کو اپنے ہاتھ یازبان سے نقصان بھی پہنچاتا ہو تو اس کی اس برائی کو بیان کرنا غیبت نہیں، یہاں تک بادشاہ وغیرہ کے سامنے اس کو بیان کرنا تاکہ وہ اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرے گناہ نہیں، اسی طرح اپنے بھائی کے سامنے بطور افسوس اس برائی کا ذکر کرنا بھی غیبت نہیں، غیبت صرف یہ ہے کہ غصہ نکالنے کیلئے اس کی برائی کو بیان کرنا اور اس سے ارادہ اس کی برائی کرنے کا ہو، جیسے غیبت زبان سے ہوتی ہے اسی طرح فعل، تعریض، تحریر، حرکت، آنکھ اور ہاتھ کے اشارے وغیرہ سے بھی ہوتی ہے، بہرحال ہر وہ طریقہ جس سے غیبت کرنا سمجھا جائے غیبت میں داخل ہے اور حرام ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار: کتاب الحظر والإباحۃ، فصل في البیع، جلد9، صفحہ 585 تا587، دار عالم الکتب: ریاض)

خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ غیبت کی چند جائز صورتوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"الاولی: الاستعانة بمن له قدرة علی زجرة۔ الثانیة: ذکره علی وجهه الاهتمام۔ الثالثه: الاستفتاء قال فی تبیین المحارم بان یقول للمفتی ظلمنی فلان کذاوکذاوماطریق الخلاص۔ الرابعة: بیان العیب لمن اراد ان یشتری عبداوهوسارق اوزان فیذکره للمشتری، وکذالورای المشتری یعطی البائع دراهم مغشوشة فیقول احترزمنه بکذا۔ الخامسة: قصدالتعریف کان یکون

معروفاًبلقبه کالاعرج والاعمش والاحول۔السادسة:جرح المجروحين من الرواة والشهودوالمصنفين فهوجائزبل واجب صوناًللشريعة"۔

(1)جو شخص اس کوڈانٹ ڈپٹ کرنے پر قادر ہواس سے مدد طلب کرنے کیلئے غیبت کرنا۔

(2)اس کی اس برائی کابطورافسوس ذکرکرنا(جبکہ واقعی افسوس ہو،اوراگربظاہرافسوس کرتے ہوئے دل کی بھڑاس نکالنامقصودہوتوہرگزجائزنہیں)

(3)مفتی سے فتوی طلب کرتے ہوئے کہ فلاں مجھ پراس اس طرح ظلم کرتاہے،اس سے خلاصی کاطریقہ کیاہے۔

(4)اس شخص کے سامنے عیب بیان کرناجوکسی غلام کوخریدنے کاارادہ رکھتاہوں حالانکہ وہ غلام چوریازانی ہو،تواسے چاہئے کہ خریدارکواس غلام کایہ عیب بیان کردے۔اسی طرح اگردیکھے کہ خریدار،بیچنے والے کوکھوٹے درہم(جعلی نوٹ)دے رہاہے تواس کوبتائے کہ اس سے بچ کررہ۔

(5)کسی کے مشہورومعروف لقب کوبطورتعریف بیان کرنا(اگرچہ معناً وہ عیب ہو)جیسے اعرج(لنگڑا)اعمش(جس کی بینائی کمزورہو)احول(بھینگا)وغیرہ

(6)محدثین ومصنفین کاحدیث کے راویوں پرجرح کرتے ہوئے ان کے عیوب بیان کرناتاکہ شریعت مطہرہ ان کے شرسے محفوظ رہے ان کے عیب بیان کرناجائزہے۔

(ردالمحتار،کتاب الحظر والإباحۃ،فصل في البیع،جلد9،صفحہ587،586،دارعالم الکتب:ریاض)

ردالمحتارمیں ہے:"**الذی لایستترعنه ولایؤثرعنده اذاقیل عنه انه یفعل کذا،ابن الشحنة:قال فی تبیین المحارم:فیجوزذکره بمایجاهربه لاغیره،قال ﷺ:من القی جلباب الحیاءعن وجهه فلاغیبة له" واما اذاکان مستترافلاتجوزغیبة"**۔اھ۔یعنی جو شخص اعلانیہ بُراکام کرتاہے اور اس کواس کی کوئی پرواہ نہیں کہ لوگ اسے کیاکہیں گے،اس کی اس بُری حرکت کابیان کرناغیبت نہیں،مگراس کے پوشیدہ عیوب کاذکرکرناغیبت میں داخل ہے۔حدیث میں ہے کہ جس نے حیاکاحجاب اپنے چہرے سے ہٹادیا،اس کی غیبت نہیں۔

(ردالمحتار،کتاب الحظر والإباحۃ،فصل في البیع،جلد9،صفحہ586،دارعالم الکتب:ریاض)

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفی عنه الباري

واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ أتم و أحکم

کتبہ:ابوحمزہ محمدآصف مدنی غفرلہ

6جمادی الاولیٰ 1441ھ22دسمبر2020